خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 21 اگست 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعودؑ کس گہرائی سے اپنے اصحابؓ کو شکر گزاری کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ اس حوالے سے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت مسیح موعودؑ نے اُن سے فرمایا کہ آج تمہارا اور میر اں بخش سودائی کا کیا جھگڑا ہو رہا تھا؟ پیر صاحبؓ کہتے ہیں کہ مَیں ڈر گیا کہ حضرتؑ کیا فرماویں گے۔ مَیں نے ڈرتے ڈرتے سب حال سنایا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ سودائی مرفوع القلم ہوتا ہے... تم کو ایسے لوگوں کو دیکھ کر بجائے اُن سے لڑنے کے خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ تم کو خدا نے سب نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور محروم نہیں کیا۔

ایک موقع پر حضورؑ نے دریافت فرمایا کہ رات سارنگی اور تنبور کہاں بجتے رہے ہیں؟ اس پر عرض کی گئی کہ حضورؑ! مرزا نظام الدین صاحب نے کنچنی کو بلایا ہوا تھا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اللہ! یہ کتنی نمک حلال ہے جو بیس روپے کے عوض میں ساری رات جاگتی اور ناچتی گاتی رہی، اور ہم اپنے حقیقی خالق و مالک کے لیے ایک دو گھنٹے بھی نہیں جاگ سکتے۔

حضورؑ کی عادت تھی کہ کھانا کھاتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ کہا کرتے تھے۔ اور یوں کھانا کھاتے تھے جیسے کسی چیز کی تلاش کر رہے ہیں۔ یعنی ہر لقمے پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزاری کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ہم نے دیکھا ہے۔ آپؑ روٹی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اپنے منہ میں ڈال لیتے اور اُس کو اُس وقت تک چباتے رہتے جب تک دانت اسے چبا سکیں۔ اسی دوران دوسرا لقمہ لے کر دیر تک اسے اپنے ہاتھ سے ملتے جاتے اور ساتھ سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ترکِ اسباب شریعتِ الٰہیہ کے خلاف ہے۔ توکّل کا مقام اس کے بعد ہے۔ یعنی یہ کہ اسباب کو اختیار کر کے انہی پر بھروسہ نہ کیا جائے بلکہ سچی معرفت یہ ہے کہ اسباب کے پیچھے خدا تعالیٰ کے ہاتھ کو دیکھا جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ آپؑ کی طبیعت میں ذرّہ نوازی اور قدردانی اس قدر تھی کہ چھوٹی چھوٹی خدمت اور بات پر شکریہ ادا فرمایا کرتے تھے۔ حضورؑ نے جب براہینِ احمدیہ تصنیف فرمائی تو اس سلسلے میں مدد کرنے والوں کے نام تحریر فرمائے اور اس فہرست میں اُن کے نام بھی ہیں جنہوں نے دو آنے بھی دیے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

انبیاء کا دل بڑا شکر گزار ہوتا ہے۔ ایک معمولی سے معمولی بات پر بھی بڑا احسان محسوس کرتے ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ جب آپؑ کی کتابیں دن رات چھپتیں تو باوجود اس کے کہ آپؑ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے۔ مگر جب کوئی شخص رات کے وقت پروف لاتا تو اس کے آواز دینے کے وقت خود اٹھ کر جاتے اور ساتھ یہ بھی کہتے جاتے کہ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

میاں نبی بخش صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضورؒ باغ میں سیر کر رہے تھے، آپؒ کے ہاتھ میں ایک عصا تھا جو درخت سے پھل اتارنے میں درخت پر پھنس گیا اور کسی طور نہ اتر تا تھا۔ مَیں حضورؒ کی اجازت سے درخت پر چڑھا اور جھٹ عصا اتار لایا۔ حضورؒ اس قدر خوش ہوئے اور بار بار میری تعریف فرمائی جیسے مَیں نے کوئی بہت بڑا کام کیا ہو۔

حضورؒ کی عادت تھی کہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا، آپؒ کسی کو بھی تُو کہہ کر مخاطب نہیں فرماتے تھے۔ مَیں بچہ تھا مگر آپؒ مجھ سے بھی بڑی عزت و احترام سے پیش آتے۔

حضورؒ کے لیے جب کوئی شخص تحفہ لاتا تو آپؒ بہت خوش ہوتے اور گھر میں بھی اس کے اخلاص کی تعریف فرماتے تھے۔

اہلیہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ بیان کرتی ہیں کہ ڈاکٹر صاحبؓ کا معمول تھا کہ جب قادیان سے آگرہ آتے تو حضورؒ کے لیے خورمے (جو بالوشاہی کی طرح کی ایک مٹھائی ہے) لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ میں بھی خورمے قادیان لے کر آئی۔ جب حضورؒ کی خدمت میں خورمے پیش کیے گئے تو حضورؒ نے بہت پسند کیے اور فرمایا کہ اتنے سارے خورمے! پھر کچھ تھوڑے سے کھائے اور فرمایا کہ یہ رکھ لو۔ مَیں پھر بعد میں کھاؤں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے حوالے سے حضورِانور نے ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے اس بات کا ذکر فرمایا تھا کہ میرے دل میں ہمیشہ یہ خلش رہتی تھی کہ ہم (حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد) وصیت سے مستثنیٰ رہ کر نیکی کے ایک موقعے سے محروم ہو گئے ہیں۔ پھر میری ایک الہام کی طرف توجہ گئی جو حضورؑ کی وفات کے کچھ عرصے بعد مجھے ہوا تھا یعنی اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا۔ یعنی اے آلِ داؤد! کچھ اعمال اللہ کے شکرانے کے طور پر بھی کرو۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس پر عمل کیا اور آپؓ فرماتے ہیں کہ پس! مَیں سمجھتا ہوں کہ میرا چندہ موصیان سے بڑھ کر ہی رہا ہو گا۔

حضورِانور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ مجھے بھی بعض دفعہ لکھتے ہیں اس لیے واضح کر دوں کہ

یہ استثناء صرف حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پانچ بچوں کے لیے تھا۔ ان کے علاوہ خاندان حضرت مسیح مودعودؑ کے تمام افراد وصیت کرتے ہیں ۔اسی طرح کسی خلیفہ کو بھی اس سے استثناء حاصل نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اور آپؓ کے بعد بھی تمام خلفاء تمام مالی تحریکات میں حسبِ توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

حضورؒ ہر چھوٹے بڑے کا، جو کسی بھی طرح آپؒ کا کوئی کام کرتا تھا، آپؒ اس کا شکریہ ادا فرماتے۔

خطبے کے آخر میں حضورِانور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شکر گزاری کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

<u>**خطبہ ثانیہ**</u>

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞